* الهدية السنية *

والتحفة الوهابية النجدية

لجميع اخواننا الموحدين من اهل الملة الحنيفية والطريقة المحمدية

تأليف الفقير الى الله عز شأنه

سليمان بن سحمان النجدي غفر الله له ولوالديه

طبعت بأمر جلالة السلطان عبد العزيز آل سعود

امام مملكة نجد وملحقاتها

الطبعة الاولى في سنة ١٣٤٢

مطبعة المنار بمصر

٭ الهدية السنية ٭

والتحفة الوهابية النجدية

لجميع اخواننا الموحدين من اهل الملة الحنيفية واﻟ طريقة المحمدية

تأليف الفقير الى الله عز شأنه

سليمان بن سحمان النجدي غفر الله له ولوالديه و

طبعت بأمر جلالة السلطان عبد العزيز آل سعود

امام مملكة نجد وملحقاتها

الطبعة الاولى فى سنة ١٣٤٢

مطبعة المنار بمصر

دما الادم المدي أو ما أحل الله من بهيمة الانعام على الوجه المشروع

ولما تمت عمرتنا جمعنا الناس ضحوة الاحد وعرض الامير عافاه الله على العلماء ما نطلب من الناس ونقاتلهم عليه وهو اخلاص التوحيد لله تعالى وحده وعرفهم انه لم يكن بيننا وبينهم خلاف له وقع الا في أمرين (احدهما) اخلاص التوحيد لله تعالى ومعرفة انواع العبادة وان الدعاء من جملتها ، وتحقيق معنى الشرك الذي قاتل الناس عليه نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ، واستمر دعاؤه برهة من الزمان بعد النبوة الى ذلك التوحيد وترك الاشراك قبل أن تفرض عليه اركان الاسلام الاربعة (والثاني) الامر بالمعروف والنهي عن المنكر الذي لم يبق عندهم الا اسمه ، وانمحى أثره ورسمه ؛ فوافقونا على استحسان ما نحن عليه جملة وتفصيلا ، وبايعوا ذلك الامير على الكتاب والسنة ، وقبل منهم وعفا عنهم كافة ، فلم يحصل على أحد منهم أدنى مشقة

ولم يزل يرفق بهم غاية الرفق لا سيما العلماء ، ويقرر لهم حال اجتماعهم وحال انفرادهم لدينا أدلة ما نحن عليه ، ويطلب منهم المناصحة والمذاكرة وبيان الحق. وعرفناهم بان صرح لهم الامير حال اجتماعهم بانا قابلون ما وضحوا برهانه من كتاب أو سنة أو أثر عن السلف الصالح ، كالخلفاء الراشدين المأمورين باتباعهم بقوله صلى الله عليه وسلم « فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي » وعن الائمة الاربعة المجتهدين ومن تلقى العلم عنهم الى آخر القرن الثالث لقوله صلى الله عليه وسلم « خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم » وعرفناهم انا دائرون مع الحق أينما دار ، وتابعون للدليل الجلي الواضح ولا نبالي حينئذ بمخالفة ما سلف عليه من قبلنا. فلم ينقموا علينا امرا فالحينا عليهم في مسألة طلب الحاجات من الاموات ان بقي لديهم شبهة فذكر بعضهم شبهة أو شبهتين فرددناها بالدلائل القاطعة من الكتاب والسنة حتى أذعنوا ، ولم يبق عند أحد منهم شك ولا ارتياب فيما قاتلنا الناس عليه ، انه الحق الجلي الذي لاغبار عليه وحلفوا لنا الايمان المغلظة من دون استحلاف لهم على انشراح صدورهم وجزم ضمائرهم انه لم يبق لديهم شك في من قال يا رسول الله او يا ابن عباس أو يا عبد القادر أو غيرهم من المخلوقين

طالبا بذلك دفع شر أو جلب خير من كل ما لا يقدر عليه الا الله تعالى من شفاء المريض والنصر على العدو والحفظ من المكروه ونحو ذلك انه مشرك الشرك الاكبر يهدر دمه ، ويبيح ماله . وان كان يعتقد ان الفاعل المؤثر في تصريف الكون هو الله وحده ، لكنه قصد المخلوقين بالدعاء متشفعا بهم ومتقربا لهم لقضاء حاجته من الله بسرهم و بشفاعتهم له فيها ايام البرزخ ، وان ما وضع من البناء على قبور الصالحين صارت في هذه الازمان اصناما تقصد لطلب الحاجات و يتضرع عندها ، أو يهتف بأهلها في الشدائد كما كانت تفعله الجاهلية الاولى

وكان من جملتهم مفتي الحنفية الشيخ عبد الملك القلعي وحسين المغربي مفتي المالكية ، وعقيل بن يحيى العلوي ، فبعد ذلك ازلنا جميع ما كان يعبد بالتعظيم والاعتقاد فيه ، ورجاء النفع ودفع الضر بسببه ، من جميع البناء على القبور وغيرها حتى لم يبق في البقعة المطهرة طاغوت يعبد فالحمد لله على ذلك

ثم رفعت المكوس والرسوم وكسرت آلات التنباك ونودي بتحريمه وأحرقت أماكن الحشاشين والمشهورين بالفجور ، ونودي بالمواظبة على الصلاة في الجماعات وعدم التفرق في ذلك ، بان يجتمعوا في كل صلاة على امام واحد يكون ذلك الامام من أحد المقلدين للاربعة رضوان الله عليهم . واجتمعت الكلمة حينئذ وعبد الله وحده ، وحصلت الالفة ، وسقطت الكلفة ، وأمر عليهم واستتب الامر من دون سفك دم ، ولا هتك عرض ، ولا مشقة على أحد والحمد لله رب العالمين

ثم دفعت لهم الرسائل المؤلفة للشيخ محمد رحمه الله في التوحيد المتضمنة للبراهين وتقرير الادلة على ذلك بالآيات المحكمات والاحاديث المتواترة ، مما يثلج الصدور . واختصر من ذلك رسالة مختصرة للعوام تنشر في مجالسهم وتدرس في محافلهم ، ويبين لهم العلماء معانيها ليعرفوا التوحيد فيتمسكوا بعروته الوثيقة ، و يتضح لهم الشرك فينفروا عنه وهم على بصيرة آمنين

وكان فيمن حضر مع علماء مكة وشاهد غالب ما صار حسين بن محمد بن الحسين الابريقي الحضرمي ثم الحياني ولم يزل يتردد علينا و يجتمع بسعود وخاصته

وہابی مذہب

حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

ساڑھے پانچسو مستند کتب کے حوالہ جات سے

وہابی مذہب کی
حقیقت

حسب الارشاد

سیدی پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری نور اللہ مرقدہ
زیب سجادہ دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

کاشف اسرار وہابیت مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ
جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب ـــــــــ وہابی مذہب کی حقیقت
تالیف ـــــــــ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی
صفحات ـــــــــ ۴۳۶
باراول ـــــــــ ۱۱۰۰ ـــــــــ سنہ ۱۹۶۸ء
باردوم ـــــــــ ۱۱۰۰ ـــــــــ سنہ ۱۹۷۱ء
بارسوم ـــــــــ ۱۱۰۰ ـــــــــ سنہ ۱۹۷۳ء
بارچہارم معہ اضافہ ـــــــــ ۱۱۰۰ ـــــــــ سنہ ۱۹۷۴ء
بارپنجم معہ اضافہ ـــــــــ ۱۱۰۰ ـــــــــ سنہ ۱۹۷۶ء
مطبع ـــــــــ معمار پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــــــ /- روپے

استاذ بھی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ :

منقول است از حضرت خواجہ محمد یحیٰی پسر حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہما کہ ارباب تصرف بر انواع اند بعضے اند بعضے ماذون ومختار کہ باذن حق سبحانہ وتعالےٰ و باختیار خود ہرگاہ کہ خواہند تصرف کنند

یعنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہما کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد یحیٰی قدس اللہ سرہ العزیز سے منقول ہے کہ اہل تصرف کی کئی اقسام ہیں۔ بعضے ماذون ومختار ہیں۔ کہ حق سبحانہ وتعالےٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں۔ (ارشاداتِ رحیمیہ فارسی صـ۴۴، سراجاً منیرا صـ۴۲)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ

"بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات وخوارق سرزد ہوتے ہیں۔ یہ امر معنیً حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔

(النخب صـ۱۷)

دوست ہی دشمنِ جاں ہو گیا
نوشِ دارو نے کیا کیا اثرِ سم پیدا

یارسول اللہ کہنے والا کافر ہے اور اُس کا خون مباح

وہابیہ نجدیہ کی مستند کتاب تحفہ وہابیہ میں لکھا ہے کہ :

عقیدہ : اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اُس کا خون مباح ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں ؟"

(تحفہ وہابیہ صـ۶۵)

الهدية السنية

مؤلفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

تحفہ وہابیہ

مترجمہ

خاکسار اسماعیل غزنوی

امرتسر

بار اول

یقین ہوگیا کہ جو کوئی یا رسول اللہ (صلعم) یا۔ یا ابن عباس یا۔ یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی دہائی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کو تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنے ان کا فعل بہرحال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے ... اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

انبیاء اور صالحین کی قبور اور قبے

آج کل انبیاء اور صالحین کی قبور اور ان پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں لوگ ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ وہاں جا کر رو رو کر گڑگڑا کر درخواستیں پیش کرتے ہیں مصائب کے وقت ان کو غائبانہ پکارتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح زمانۂ جاہلیت میں مشرک پکارا کرتے تھے۔ ہماری اس مجلس میں مکہ مکرمہ کے مشہور حنفی مفتی شیخ عبدالملک قلیعی اور مالکیہ کے مفتی شیخ حسین مغربی اور عقیل بن یحیی علوی بھی موجود تھے۔

دلائل سے لوگوں کو مطمئن کر دینے کے بعد ہم نے وہ تمام قبے اور تمام مقامات جن کی تعظیماً واعتقاداً پرستش ہوتی تھی یا جن کی طرف لوگ نفع کی خواہش اور نقصان کے دفع کے لئے جاتے تھے منہدم کرا دئے۔ اور قبروں کے اوپر کے تمام قبے وغیرہ گروا دئیے یہاں تک کہ اس پاک خطے میں غیر خدا کی پرستش کا کوئی مقام باقی نہ رہا۔ اس پر اللہ تعالے کا شکر ہے۔

اصلاحی قدم

اس کے بعد ہم نے تمام شراب خانے، بھنگڑ خانے، اور بدکاریوں کے تمام اڈے ایک ایک کر کے اڑا دئے اور منادی کرا دی کہ تمام لوگ پانچ وقت کی نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہوں اور کسی ایک مقلد امام کے پیچھے (ائمہ اربعہ میں سے) مل کر باجماعت نماز ادا کریں۔

اس طرح اجتماع کلمہ کا سامان ہوا۔ حرم پاک میں صرف ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔ لوگوں میں